السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

(لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ہَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہِ» (شرح السنہ: 213/1حدیث: 104»

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کو ایک جماعت نے صحیح اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔ صاحب الحجہ نے کہا ہے کہ اس وقت تک ایمان کامل والا مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین و شریعت کے تابع نہ ہو جائے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص بدکاری کی خواہش کرتا اور گناہوں کو سرانجام دیتا ہو، تو اس کا ایمان ناقص ہوگا۔ اس کا ایمان کامل اسی وقت ہوگا جب اس کی خواہش اور اس کا میلان اس دین و شریعت کے تابع ہوگا جسے نبی ﷺ لائے ہیں لیکن اگر کوئی شخص اپنی خواہش کی پیروی اور شیطان کی اطاعت کرے تو یہ ایمان میں نقص ہوگا۔ ایمان کا یہ نقص کبھی درجہ کفر تک بھی جا پہنچتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص غیر اللہ کی عبادت کے سلسلہ میں یا دین کا مذاق اڑانے یا اسے گالی دینے یا اللہ تعالیٰ کی کسی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دینے میں اپنی خواہش کی پیروی کرے، تو وہ اسلام سے مرتد ہو کر کفر تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص124

محدث فتویٰ